

کتابِ دانیال - نمبر دس

عمل

Jeff Pippenger

2023-12-05

دانی ایل کے باب اول میں، دانی ایل کو اس ستر سالہ اسیری میں لے جایا گیا جس کی پیشین گوئی یرمیاہ نے کی تھی، اور یہ کورش کے پہلے سال تک جاری رہی۔

اور دانی ایل بادشاہ کورش کے پہلے برس تک قائم رہا۔ دانی ایل 1:21۔

یوں دانی ایل اسیری کے ستر برس کے پورے دور تک زندہ رہا، یہاں تک کہ وہ فرمان جاری ہوا جس نے قدیم اسرائیل کو یروشلم کی تعمیر نو اور بحالی کے لیے واپس آنے کی اجازت دی۔

سو فارس کے بادشاہ کورش کے پہلے سال میں، تاکہ خداوند کا وہ کلام جو یرمیاہ کی زبانی فرمایا گیا تھا پورا ہو، خداوند نے فارس کے بادشاہ کورش کی روح کو ابھارا کہ اُس نے اپنی تمام سلطنت میں منادی کروائی اور اسے تحریراً بھی جاری کیا، اور یوں کہا۔ عزرا 1:1۔

چنانچہ دانیال ایک لاکھ چوالیس ہزار کی آزمائش کے عمل کی علامت ہے، جو 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوا اور "حکم" تک جاری رہتا ہے، جو بابل سے نکلنے کی پکار کی نشاندہی کرتا ہے۔

اور میں نے آسمان سے ایک اور آواز سنی جو کہتی تھی، اے میرے لوگو، اس میں سے نکل آؤ، تاکہ تم اس کے گناہوں کے شریک نہ ہو اور اس کی بلاؤں میں سے کچھ نہ پاؤ۔ کیونکہ اس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں، اور خدا نے اس کی بدکاریوں کو یاد کر لیا ہے۔ مکاشفہ 4:18، 5۔

ستر برس کی اسیری ایک لاکھ چوالیس ہزار کے لیے آزمائش اور تطہیر کی مدت ہے۔ 11 ستمبر 2001 کو اسلام کا تیسرا ہائے آن پہنچا۔ یہ بات صرف وہی لوگ تسلیم کرتے ہیں جو ایڈونٹ ازم کی بنیادی سچائیوں کو قبول کرتے ہیں۔ پہلا ہائے اور دوسرا ہائے، دونوں کو بانیوں نے درست طور پر اسلام ہی کے طور پر شناخت کیا تھا۔ 1843 اور 1850 کے دونوں بانی چارٹس پر، جن کی ایلن وائٹ نے توثیق کی، اور جنہیں حقوق باب دو کی تکمیل سمجھا جاتا ہے، اسلام کو پانچواں اور چھٹا نرسنگا قرار دیا گیا ہے۔ آخری تین نرسنگے ہائے کے نرسنگے ہیں۔

اور میں نے دیکھا اور سنا کہ ایک فرشتہ آسمان کے بیچوں بیچ اڑتا ہوا بلند آواز سے پکار رہا تھا: افسوس، افسوس، زمین کے باشندوں پر، کیونکہ تین فرشتوں کے نرسنگوں کی باقی آوازوں کے سبب سے جو ابھی سنائی دینی ہیں! مکاشفہ 8:13۔

اگر وائے کے تین نرسنگے ہیں، اور پہلا اور دوسرا وائے کا نرسنگا اسلام ہیں، تو یہ پہچاننا کافی آسان ہے کہ تیسرا وائے کا نرسنگا بھی اسلام ہی ہے۔ اسلام کو وائے کے نرسنگوں کی علامت کے طور پر سمجھنے کا ایک پہلو یہ ہے کہ انہیں روکے رکھا جاتا ہے، اور پھر ایک وقت آتا ہے جب انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ سسٹر وائٹ مکاشفہ سات کی چار ہواؤں کی نشاندہی ایک 'غضب ناک گھوڑا' کے طور پر کرتی ہیں، جو 'بندھن توڑ کر آزاد ہونے' اور اپنے پیچھے 'موت اور تباہی لے آنے' کی کوشش میں ہے۔

"فرشتے چار ہواؤں کو تھامے ہوئے ہیں؛ ان کو ایک غضبناک گھوڑے کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو بندش توڑ کر آزاد ہونے اور تمام روئے زمین پر دھاوا بولنے کے درپے ہے، اپنی راہ میں تباہی اور موت اٹھائے ہوئے۔"

"کیا ہم عین دہلیزِ ابدیت پر سو جائیں گے؟ کیا ہم بے حس، سرد اور مردہ رہیں گے؟ اے کاش ہماری کلیسیاؤں میں خدا کی روح اور اس کا سانس اُس کے لوگوں میں پھونکا جائے، تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور زندہ ہوجائیں۔ ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ راستہ تنگ ہے اور دروازہ تنگ۔ لیکن جب ہم اس تنگ دروازے سے گزر جاتے ہیں تو اس کی کشادگی لامحدود ہوتی ہے۔"

Manuscript Releases، جلد 20، صفحہ 217.

وہ چار فرشتے جو چاروں ہواؤں کو روکے ہوئے ہیں، بائبل کی نبوت کے اس "غصے والے گھوڑے" کو بھی روکے ہوئے ہیں جو موت اور تباہی لے آتا ہے۔ مکاشفہ کے باب نو میں، جہاں پہلے اور دوسرے "ہائے" والے نرسنگوں کی نشاندہی کی گئی ہے، وہاں ایک بادشاہ کی بھی شناخت کی گئی ہے۔ اس کی شناخت مکاشفہ "۹:۱۱" میں کی گئی ہے۔

اور ان پر ایک بادشاہ تھا، جو اٹھ گڑھے کا فرشتہ ہے، جس کا نام عبرانی زبان میں آبدون ہے، لیکن یونانی زبان میں اس کا نام اپلیون ہے۔ چونکہ وہ ان پر حاکم تھا۔ مکاشفہ 9:11.

اسلام کے بادشاہ کا نام، اور لہذا اس کا کردار، عبرانی میں ابادون اور یونانی میں اپولیون ہے۔ عہدِ عتیق اور عہدِ جدید، جن کی زبانیں بالترتیب عبرانی اور یونانی ہیں، دونوں میں ان دونوں ناموں کی تعریف میں اسلام کا کردار ملتا ہے۔ دونوں لفظوں کی تعریف "موت اور تباہی" ہے۔ سسٹر وائٹ کہتی ہیں کہ "غصہ ور گھوڑا" جسے چار فرشتے اس وقت روکے ہوئے ہیں جب ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر لگائی جا رہی ہے، چھوٹ کر نکلنے اور اپنے راستے میں "موت اور تباہی" لانے کی کوشش کر رہا ہے۔

مقدس صحائف میں اسلام کا اولین حوالہ اسماعیل ہیں، جو دینِ اسلام کے علمبرداروں کے باپ ہیں۔ اسی اولین حوالہ میں انہیں ایک جنگلی آدمی کہا گیا ہے، اور "جنگلی" کے طور پر ترجمہ ہونے والا لفظ "عربی جنگلی گدھا" کے معنی رکھتا ہے۔ اسلام کے بارے میں پہلا نبوی حوالہ گھوڑوں کے خاندان کی ایک علامت ہے، اور پیش روؤں نے دو مقدس چارٹس پر پہلی اور دوسری آفت سے متعلق اسلام کو ایک گھوڑے کی صورت میں دکھایا تھا۔ مکاشفہ باب سات کی چار ہوائیں اس وقت تک روک دی جاتی ہیں، یا "روک کر رکھی جاتی ہیں"، جب تک خدا اپنے لوگوں پر مہر نہ لگا دے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر لگانے کا عمل دراصل آزمائش اور تطہیر کا عمل بھی ہے۔

یہ تمام نبوی تمثیلات کا مصداق دانیال کی ستر سالہ اسیری ہے، جو یہویاقیم سے شروع ہوتی ہے—جو پہلے پیغام کی تقویت کی علامت ہے—اور اُس "فرمان" تک جاری رہتی ہے جو مردوں اور عورتوں کو بابل سے باہر بلاتا ہے۔ اسلام کا مقید کیا جانا اور پھر رہا کیا جانا، بائبل نبوت میں اسلام کی علامتی حیثیت کی ایک نبوی خصوصیت ہے۔

جب انہیں "چار ہوائیں" کہا جاتا ہے، تو خدا کے بندوں پر مہر لگائے جانے کے دوران انہیں روک کر رکھا جاتا ہے۔ دوسری مصیبت کے آغاز میں، وقت کی اُس پیشگوئی کے مطابق جس کی مدت تین سو اکانوے سال اور پندرہ دن تھی اور جو 11 اگست 1840 کو پوری ہوئی، دوسری مصیبت کے دور کے اسلام کی نمائندگی کرنے والے چار فرشتے "آزاد کر دیے گئے"۔ پیشگوئی کے اختتام پر انہیں "روک دیا گیا"۔

اور چھٹے فرشتے سے، جس کے پاس نرسنگا تھا، کہا گیا: "ان چار فرشتوں کو چھوڑ دے جو بڑے دریا فرات میں باندھے گئے ہیں۔" اور وہ چار فرشتے چھوڑ دیے گئے، جو ایک گھڑی، اور ایک دن، اور ایک مہینے، اور ایک سال کے لیے اس بات کے واسطے تیار کیے گئے تھے کہ آدمیوں کے تیسرے حصے کو قتل کریں۔ مکاشفہ 9:14، 15.

11 ستمبر 2001 کو، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ میں پہلے پیغام کو قوت دی گئی، جب تیسری وائے کا اسلام آزاد کیا گیا۔ مگر فوراً ہی اسے 'روک دیا گیا'۔ سسٹر وائٹ بتاتی ہیں کہ یہ کیوں ہوا، مگر پہلے ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام کا مقصد، اس کے پہلے بائبل حوالہ میں، قوموں کو مشتعل کرنا

تھا، کیونکہ اسماعیل کا ہاتھ ہر انسان کے خلاف ہوگا، اور ہر انسان کا ہاتھ اسلام کے خلاف ہوگا۔

اور خداوند کے فرشتہ نے اُس سے کہا کہ دیکھ، تو حاملہ ہے، اور بیٹا جنے گی، اور اُس کا نام اسماعیل رکھنا کیونکہ خداوند نے تیری مصیبت سن لی ہے۔ اور وہ ایک جنگلی آدمی ہوگا؛ اُس کا ہاتھ ہر ایک کے خلاف ہوگا اور ہر ایک کا ہاتھ اُس کے خلاف؛ اور وہ اپنے سب بھائیوں کے روبرو سکونت کرے گا۔ پیدائش 16:11، 12۔

بائبل کی پیشگوئی میں اسلام کا مقصد یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے سبب رکھنے والوں پر اپنا غضب ڈھانے سے پہلے تمام قوموں کو اسلام کے خلاف متحد کیا جائے۔ 11 ستمبر 2001 کو، ہر وہ شخص جو 9/11 کو میلرٹھ واقعات کے سلسلے کے اعادے کے آغاز کی علامت سمجھتا ہے، "دانی ایل" کی مانند ہو گیا، جسے ستر برس کے لیے بابل لے جایا گیا تھا۔ یہویاقیم اس آزمائشی عمل کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے، اور تیسری مصیبت والا اسلام تب آزاد کر دیا گیا، مگر فوراً قابو میں رکھ لیا گیا، تاکہ خدا اپنی قوم پر اپنی مہر ثبت کر سکے۔

"یہ رویا 1847 میں دی گئی تھی جب ظہور کے منتظر بھائیوں میں سے بس بہت ہی کم لوگ سبت کی پابندی کرتے تھے، اور ان میں سے بھی بس چند یہ سمجھتے تھے کہ اس کی پابندی اس قدر اہمیت رکھتی ہے کہ خدا کے لوگوں اور بے ایمانوں کے درمیان ایک لکیر کھینچ دے۔ اب اس رویا کی تکمیل نظر آنا شروع ہو گئی ہے۔ یہاں جس 'اس مصیبت کے زمانے کے آغاز' کا ذکر ہے، اس سے مراد وہ وقت نہیں جب بلائیں انڈیلی جانے لگیں گی، بلکہ ان کے انڈیلے جانے سے ذرا پہلے کا ایک مختصر عرصہ مراد ہے، جب مسیح مقدس میں ہوں گے۔ اسی وقت، جب نجات کا کام اختتام کو پہنچ رہا ہوگا، زمین پر مصیبت آتی جائے گی، اور قومیں غضبناک ہوں گی، مگر انہیں اس قدر روکے رکھا جائے گا کہ وہ تیسرے فرشتہ کے کام میں رکاوٹ نہ ڈال سکیں۔ اسی وقت 'پچھلی بارش' یا خداوند کے حضور سے تازگی، آئے گی، تاکہ تیسرے فرشتہ کی بلند آواز کو قوت دے، اور مقدسین کو اس عرصے میں قائم رہنے کے لیے تیار کرے جب سات آخری بلائیں انڈیلی جائیں گی۔" ابتدائی تحریرات، 85۔

دانی ایل کے ستر برس کا آغاز 11 ستمبر 2001 کو ہوا جب اسلام کو کھلا چھوڑ دیا گیا اور اس نے مکاشفہ باب تیرہ کے زمین سے نکلنے والے درندے پر اچانک اور غیر متوقع حملہ کر کے قوموں کو غضبناک کر دیا۔ پھر اسلام کو روک دیا گیا، تاکہ تیسرے فرشتے کا کام مکمل ہو سکے۔ تیسرے فرشتے کا کام خدا کے لوگوں کی مہر بندی ہے، اور جب یہ کام 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوا تو پچھلی بارش "چھڑکنے" لگی۔ دانی ایل باب اول ایک لاکھ چوالیس ہزار کی آزمائش کے عمل کو واضح کرتا ہے، جو 11 ستمبر 2001 سے شروع ہو کر جاری رہے گا، یہاں تک کہ مکاشفہ باب اٹھارہ کی دوسری "آواز" خدا کے دوسرے ربوڑ کو بابل سے باہر بلائے۔ لہذا دانی ایل ان لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو اب روحانی اسیری میں ہیں، جب تک کہ آزمائش کے عمل کا مکمل اختتام نہ ہو جائے۔ دانی ایل باب اول میں آزمائش کی مدت کے خاتمے کو "دنوں کے آخر" کہا گیا ہے۔

پس ان دنوں کے خاتمے پر جن کے بارے میں بادشاہ نے کہا تھا کہ انہیں حاضر کیا جائے، خصیوں کے سردار نے انہیں نبوکدنصر کے حضور پیش کیا۔ اور بادشاہ نے ان سے گفتگو کی؛ اور ان سب میں دانی ایل، حننیاہ، میشایل اور عزریاہ کی مانند کوئی نہ پایا گیا؛ اس لیے وہ بادشاہ کے حضور کھڑے ہوئے۔ اور حکمت اور فہم کی ہر بات میں جس کے بارے میں بادشاہ نے ان سے پوچھا، اس نے انہیں اپنی تمام سلطنت کے سب جادوگروں اور نجومیوں سے دس گنا بہتر پایا۔ دانی ایل 1:18-20۔

تیسرا امتحان، جو دانی ایل اور اس کے تین رفقا کے لیے نبوی کسوٹی کی نمائندگی کرتا ہے، تب ہوا جب نبوکدنصر نے ان کا امتحان لیا اور وہ "اس کی پوری سلطنت کے جتنے بھی جادوگر اور نجومی تھے ان سب سے دس گنا بہتر" پائے گئے۔ تیسرا امتحان عدالت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، اور یہ عدالت "ایام کے اختتام" پر واقع ہوئی۔ کتاب دانی ایل میں "ایام کے اختتام" وہ مقام ہے جہاں دانی ایل اپنے حصے میں

قائم ہوتا ہے۔

بہتیرے پاک کیے جائیں گے، سفید کیے جائیں گے، اور آزمائے جائیں گے؛ لیکن شریر بدی ہی کریں گے؛ اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا؛ لیکن دانشمند سمجھیں گے... مبارک ہے وہ جو انتظار کرے اور ایک ہزار تین سو پینتیس دن تک پہنچے۔ لیکن تو (دانی ایل) اپنی راہ پر چلتا رہ جب تک انجام نہ ہو؛ کیونکہ تو آرام کرے گا، اور ایام کے آخر میں اپنے حصے میں کھڑا ہوگا۔

اب وقت آ گیا ہے کہ دانی ایل اپنے حصہ میں قائم ہو۔ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اُسے دی گئی روشنی اس طرح دنیا تک پہنچے جیسا کہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اگر وہ جن کے لیے خداوند نے بہت کچھ کیا ہے روشنی میں چلیں، تو جب وہ اس زمین کی تاریخ کے اختتام کے قریب پہنچیں گے، اُن کی مسیح کے بارے میں اور اُس سے متعلق نبوتوں کی معرفت بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ بائبل کمنٹری، جلد 4، 1174۔

سسٹر وانٹ "ایام کے اختتام" کو دانی ایل کے بارہویں باب کی دسویں آیت میں بیان کردہ تطہیر کے عمل کے ساتھ وابستہ کرتی ہیں۔ وہ اکثر دسویں آیت کو تیرہویں آیت کے "ایام کے اختتام" کے ساتھ استعمال کرتی ہیں۔

بہتیرے پاک کیے جائیں گے، سفید کیے جائیں گے، اور آزمائے جائیں گے؛ لیکن شریر بدی ہی کریں گے؛ اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا؛ لیکن دانشمند سمجھیں گے... مبارک ہے وہ جو انتظار کرے اور ایک ہزار تین سو پینتیس دن تک پہنچے۔ لیکن تو (دانی ایل) اپنی راہ پر چلتا رہ جب تک انجام نہ ہو؛ کیونکہ تو آرام کرے گا، اور ایام کے آخر میں اپنے حصے میں کھڑا ہوگا۔

دانی ایل آج اپنے حصے پر قائم ہے، اور ہمیں چاہیے کہ ہم اسے لوگوں سے کلام کرنے کا موقع دیں۔ ہمارا پیغام ایک جلتے چراغ کی مانند آگے نکلنا چاہیے۔ اور اس وقت میکائیل کھڑا ہوگا، وہ بڑا سردار جو تیرے لوگوں کے فرزندوں کے لیے کھڑا رہتا ہے؛ اور ایک ایسی مصیبت کا زمانہ ہوگا جیسا کہ جب سے کوئی قوم ہوئی ہے اس وقت تک کبھی نہ ہوا؛ اور اسی وقت تیرے لوگ بچائے جائیں گے، یعنی ہر ایک جس کا نام کتاب میں لکھا ہوا پایا جائے گا۔ اور زمین کی خاک میں سوئے ہوئے بہت سے جاگ اٹھیں گے، کچھ ہمیشہ کی زندگی کے لیے، اور کچھ رسوائی اور ابدی حقارت کے لیے۔ اور جو دانا ہیں وہ فلک کی درخشانی کی مانند چمکیں گے؛ اور جو بہتوں کو راستبازی کی طرف موڑتے ہیں وہ ستاروں کی مانند ابدالآباد تک چمکتے رہیں گے۔

یہ الفاظ اس کام کی نشاندہی کرتے ہیں جو ہمیں ان آخری دنوں میں کرنا ہے۔ ہم آدھے بھی بیدار نہیں ہیں۔ ہمارے پاس وہ قوت نہیں جو اُس کام کی تکمیل کے لیے ضروری ہے جو بہر حال کیا جانا ہے۔ ہمیں زندگی پانا ہے، اتحاد میں آنا ہے۔ اب، ابھی اسی وقت، ہمیں اس مقام پر کھڑا ہونا ہے جہاں توبہ اور معافی ہمارے کام کی نمایاں خصوصیات ہوں۔ جھگڑا برگز نہ ہو۔ شیطان کے اس کام میں شریک ہونے کے لیے اب بہت دیر ہو چکی ہے جس میں وہ لوگوں کی آنکھوں پر پردہ ڈالتا ہے۔ بہکانے والی روحوں اور شیاطین کی تعلیمات کی طرف کان دینے کے لیے اب بہت دیر ہو چکی ہے۔

مجھے یہ کہنے کی ہدایت دی گئی ہے کہ جب روح القدس زبان اور بیان عطا کرے گا، تو ہم ایک ایسا کام ہوتا ہوا دیکھیں گے جو یوم پنتکست کے دن ہونے والے کام کی مانند ہوگا۔ مسیح کے نمائندے دانشمندی سے کام کریں گے۔ یہاں ایک آدمی اور وہاں دوسرا ایسا نہ پایا جائے گا جو ڈھانے اور برباد کرنے کے درہے ہو۔

'پہلے اس کے کہ حکم صادر ہو، پہلے اس کے کہ دن بھوسے کی طرح گزر جائے، پہلے اس کے کہ خداوند کا شدید غضب تم پر آ پڑے، پہلے اس کے کہ خداوند کے غضب کا دن تم پر آ پہنچے، اے زمین کے سب حلیم لوگو جو اُس کے فیصلے پر عمل کرتے ہو، خداوند کو تلاش کرو؛ راستبازی تلاش کرو، فروتنی تلاش کرو؛ شاید تم خداوند کے غضب کے دن میں چھپا لیے جاؤ۔' آسٹریلین یونین کانفرنس ریکارڈ،

ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی، جس کی نمائندگی دانی ایل کی بابل میں اسیری کے ستر برس کرتے ہیں، دانی ایل کے باب بارہ، آیت دس میں مذکور ہے۔ اس آیت میں "سچائی" کی علامت پائی جاتی ہے، کیونکہ یہ ان تین مراحل کی نشاندہی کرتی ہے جو عبرانی لفظ "سچائی" کی خصوصیات ہیں۔ بہت سے لوگ پاک کیے جائیں گے، سفید کیے جائیں گے اور پھر آزمائے جائیں گے۔ پہلے باب میں دانی ایل اور اس کے تین ساتھی خدا کے خوف سے پاک کیے گئے، کیونکہ انہوں نے یہ طے کیا کہ وہ بابل کی غذا نہیں کھائیں گے۔ پھر ان کا چہرہ ان لوگوں کی نسبت جو بابل کی خوراک کھاتے تھے زیادہ حسین اور زیادہ فربہ دکھائی دیا۔ ان کی یہ صورت مسیح کی راستبازی تھی، جو سفید لباس ہے۔ اور پھر ایام کے آخر میں جب وہ نبوکدنصر کی عدالت میں حاضر ہوئے تو ان کی آزمائش ہوئی۔

"ایام کے آخر" پر، جب دانی ایل "اپنے حصے" میں کھڑا ہوگا، تو خدا کے لوگوں کے لیے "مسیح کی معرفت اور اس سے متعلق نبوتوں کا علم بہت زیادہ بڑھا دیا جائے گا"۔ نبوکدنصر نے یہ پایا کہ "حکمت اور فہم کے تمام معاملات" میں دانی ایل اور تین برگزیدہ "پائے گئے" کہ وہ "اس کی ساری سلطنت کے سب جادوگروں اور نجومیوں سے دس گنا بہتر ہیں"۔

دانی ایل کا پہلا باب ان ایک لاکھ چوالیس ہزار کے تجربے کی تصویر کشی کرتا ہے، جو تین مرحلوں کی آزمائش سے گزرتے ہیں۔ اس عمل پر تبصرہ کرتے ہوئے، بہن وائٹ کہتی ہیں: "یہ الفاظ اس کام کو پیش کرتے ہیں جو ہمیں ان آخری دنوں میں کرنا ہے۔ ہم نصف بیدار بھی نہیں ہیں۔ ہمارے پاس وہ قوت نہیں جو اس کام کی انجام دہی کے لیے ضروری ہے جو لازماً کیا جانا چاہیے۔ ہمیں زندگی میں آنا ہے، اتحاد میں آنا ہے۔ ابھی، اسی وقت، ہمیں اس مقام پر کھڑا ہونا چاہیے جہاں توبہ اور معافی ہمارے کام کی نمایاں خصوصیات ہوں۔ جھگڑا برگز نہیں ہونا چاہیے۔"

وہ آزمائشی عمل جو 'ایام کے خاتمے' تک لے جاتا ہے، مکاشفہ باب گیارہ میں دو گواہوں کے جی اٹھنے پر منتج ہوتا ہے۔ وہ کام جو ہمیں اب کرنا ہے یہ ہے کہ 11 ستمبر 2001 کے پیغام کو قبول کریں اور جاگ اٹھیں، جیسا کہ مردہ، خشک ہڈیوں سے اس کی نمائندگی کی گئی ہے۔ "ہمیں زندگی پانا ہے، اتحاد میں آنا ہے۔" جب ہم ایسا کریں گے تو ہمارے کام کے نمایاں پہلو ہماری "توبہ اور معافی" ہوں گے۔ ہمارے کام کا یہ نمایاں پہلو دانی ایل کی کتاب کے باب نو میں ظاہر ہوتا ہے، جب وہ احبار باب چھبیس کی دعا کرتا ہے، اپنے گناہوں اور اپنے باپ دادا کے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے، اور ساتھ ہی اس کا اعتراف کرتے ہوئے کہ 18 جولائی 2020 کو اس مایوسی کے بعد سے، جو انتظار کے وقت کے آغاز کی علامت بنی تھی، وہ خدا کے برخلاف چلتا رہا ہے۔ اسے یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ اسی مدت میں خدا بھی اس کے برخلاف چلتا رہا ہے۔ دانی ایل ان لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو "ستر برس" کی اسیری سے گزرے ہیں، 18 جولائی 2020 سے۔

ستر برس احبار باب چھبیس کے "سات گنا" کی علامت ہے۔ کتاب تواریخ ہمیں بتاتی ہے کہ یہ ستر برس وہ مدت تھی جس میں زمین ان سبتوں سے "مستفید" ہوتی جن سے وہ قدیم اسرائیل کی احبار باب پچیس کے عہد شکنی کے باعث مستفید نہ ہو سکی تھی۔

تاکہ خداوند کا وہ کلام جو یرمیاہ کے منہ سے فرمایا گیا تھا پورا ہو، جب تک زمین نے اپنے سبتوں کا آرام نہ پا لیا؛ کیونکہ جتنی مدت وہ ویران پڑی رہی وہ سبت مناتی رہی، تاکہ ستر برس پورے ہوں۔ 2 تواریخ 36:21

نبوی "بیابان" کی علامت کے طور پر، وہ "تین اور آدھے دن" جن میں مکاشفہ گیارہ کے دو گواہ 18 جولائی 2020 کے بعد گلی میں مردہ پڑے رہے، "ستر برس" کی علامت ہے، اور "سات زمانے" کی علامت بھی ہے۔ "آخر ایام" ان نبوی دنوں کے خاتمے کی علامت ہے جو کتاب دانی ایل میں مہر بند کیے گئے تھے۔

1798 میں دانی ایل کی کتاب کی مہر کھول دی گئی اور دانی ایل اپنے حصے پر قائم ہوا، اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے تیار تھا۔

"جب خدا کسی انسان کو کوئی خاص کام سونپتا ہے، تو اسے دانی ایل کی مانند اپنے مقررہ حصے اور مقام پر قائم رہنا چاہیے، خدا کی پکار کا جواب دینے کے لیے تیار، اس کے مقصد کی تکمیل کے لیے تیار۔" Manuscript Releases، جلد 6، 108.

22 اکتوبر 1844 کو، دانی ایل کے باب آٹھ اور آیت چودہ کی تکمیل میں، کتاب دانی ایل ایک بار پھر اپنے مقررہ مقام پر قائم ہوئی۔ 1798 اور 1844 پہلے اور دوسرے قہر کے اختتام ہیں، اور اسی لیے "سات وقت" کے خاتمے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ کتاب دانی ایل میں "ایام کے اختتام" اس اسیری کے انجام کی علامت ہے جسے "سات وقت" سے ظاہر کیا گیا ہے۔ دانی ایل کے باب چار میں، جب "سات وقت" اس پر گزرے، تو نبوکدنصر ایک جانور کی مانند رہا۔ "ایام کے اختتام" پر اس کی بادشاہی اور عقل اسے واپس مل گئیں۔

اور ایام کے آخر میں میں نبوکدنصر نے آسمان کی طرف اپنی نظر اٹھائی، اور میری سمجھ مجھے لوٹ آئی، اور میں نے خدا تعالیٰ کو مبارک کہا، اور میں نے اس کی حمد و ثنا کی اور اس کی تعظیم کی جو ابد تک زندہ ہے، جس کی حکمرانی ابدی حکمرانی ہے، اور جس کی بادشاہی نسل در نسل ہے۔ اور زمین کے سب باشندے کچھ بھی شمار نہیں ہوتے، اور وہ آسمان کے لشکر میں اور زمین کے باشندوں کے درمیان اپنی مرضی کے مطابق کرتا ہے، اور کوئی اس کے ہاتھ کو روک نہیں سکتا اور نہ اس سے کہہ سکتا ہے کہ تو کیا کرتا ہے؟ اسی وقت میری عقل مجھے واپس آگئی؛ اور میری بادشاہی کی شان کے لیے میری عزت اور رونق مجھے واپس ملی؛ اور میرے مشیروں اور میرے امیروں نے میری طرف رجوع کیا؛ اور میں اپنی بادشاہی پر قائم کر دیا گیا، اور مجھے نہایت عظمت مزید عطا کی گئی۔ دانی ایل ۳۴:۴-۳۶.

ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے زمانے کا خاتمہ "ایام کے خاتمے" کے طور پر بیان کیا گیا ہے، اور لہذا "ستر سال" اور "سات زمانوں" کے علامتی اختتام کی بھی نمائندگی کرتا ہے۔ اس وقت، "توبہ اور مغفرت" وہ اوصاف ہوں گے جو ان لوگوں کے کام کی نمائندگی کریں گے جو پہلے اس راہ میں مردہ پڑے تھے جو مردہ خشک ہڈیوں کی وادی سے گزرتی ہے۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار کے توبہ کے عمل کی نمایاں خصوصیت حزقی ایل باب نو میں "آہ و زاری" کے طور پر بیان کی گئی ہے۔ جب خدا کے لوگ اپنے ذاتی گناہوں کا اعتراف کرتے اور انہیں چھوڑ دیتے ہیں، جب وہ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کے وہی گناہ دہرائے ہیں، جب وہ اپنی رائے کے غرور کو ایک طرف رکھ دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ وہ خدا کے برخلاف چلتے رہے ہیں، اور یہ بھی کہ جب سے 18 جولائی 2020 کو تاخیر کا وقت آیا، وہ ان کے برخلاف چلتا رہا ہے، تو تب یہ پایا جائے گا کہ ان کے پاس مملکت میں باقی تمام اپنے آپ کو دانا کہنے والوں کی نسبت "دس گنا" زیادہ نبوتی قوت ہے۔

مہر بندی کا عمل اسلام کے آزاد کیے جانے اور پھر اس کے روکے جانے سے شروع ہوا۔ یہ عمل اسی طرح ختم ہوتا ہے جیسے شروع ہوا تھا، جب اسلام کو ایک بار پھر آزاد کیا جاتا ہے۔ اسے مہر بندی کے زمانے کے اختتام پر آزاد کیا جاتا ہے، جو دانی ایل کے لیے کورش کا وہ فرمان تھا جس نے لوگوں کو بابل سے نکلنے کے لیے بلایا۔ وہیں، ایام تطہیر کے اختتام پر، ریاستہائے متحدہ میں اتوار کے قانون کے 'فرمان' کے فیصلے پر، اہل ایمان 'دس گنا زیادہ' نبوتی قوت کے حامل پائے جائیں گے۔

تم خداوند کی آمد کو ضرورت سے زیادہ دور سمجھ رہے ہو۔ میں نے دیکھا کہ آخری بارش آدھی رات کی پکار کی طرح [اتنی ہی اچانک جتنی] آ رہی تھی، اور دس گنا زیادہ طاقت کے ساتھ۔ اسپالڈنگ اور میگن، 5۔

ہم اگلے مضمون میں دانیال کے دوسرے باب پر غور کا آغاز کریں گے۔

"یہ آدھی رات کی پکار تھی، جس نے دوسرے فرشتے کے پیغام کو قوت دینی تھی۔ آسمان سے فرشتے بھیجے گئے تاکہ دل شکستہ مقدسین کو بیدار کریں اور انہیں اپنے سامنے موجود عظیم کام کے لیے تیار کریں۔ سب سے زیادہ باصلاحیت لوگ اس پیغام کو سب سے پہلے قبول کرنے والے نہ تھے۔ فرشتے فروتن اور مخلص لوگوں کے پاس بھیجے گئے اور انہیں آمادہ کیا کہ وہ یہ پکار بلند کریں، 'دیکھو، دولہا آ رہا ہے؛ اُس سے ملنے کو باہر نکلو!' جن کے سپرد یہ پکار تھی انہوں نے جلدی کی، اور روح القدس کی قدرت میں پیغام سنایا اور اپنے دل شکستہ بھائیوں کو بیدار کیا۔ یہ کام آدمیوں کی حکمت اور علم پر قائم نہ تھا بلکہ خدا کی قدرت پر، اور اُس کے مقدسین جنہوں نے یہ پکار سنی، اس کی مزاحمت نہ کر سکے۔ سب سے زیادہ روحانی لوگوں نے یہ پیغام سب سے پہلے قبول کیا، اور جو پہلے اس کام کی قیادت کرتے آئے تھے وہ اسے قبول کرنے اور اس پکار کو بڑھانے میں مدد دینے والوں میں سب سے آخر میں تھے، 'دیکھو، دولہا آ رہا ہے؛ اُس سے ملنے کو باہر نکلو!'" ابتدائی تحریریں، 238۔